گلہائے مودّت

نتیجۂ فکر

مولانا السیّد منظور حسین نقوی اعلی اللہ مقامہ

علی پور ضلع مظفر گڑھ

ناشر

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ۔ اسلام پورہ

لاہور

قیمت ۱۰/۰ روپے

تعارف

نوشتہ الحاج پروفیسر سید کوثر حسین صاحب کوثر عابدی پانی پتی
ایم-اے-بی-ٹی علیگ - لاہور

تقدس مآب الحاج مولانا مولوی سید منظور حسین صاحب دام مجدہٗ اپنی اعلیٰ تصانیف اور دینی و مذہبی خدمات کی بدولت ملک و ملت میں فی زمانا ایک معروف شخصیت ہیں۔ مسائل و مناسک حج و زیارات پر اُن کی جامع کتاب، زائرین و حجاج میں بہت مقبول ہے اور اُن کی تحفۃ العوام تو ایک عرصہ سے تقریباً تمام شیعہ گھرانوں میں رائج ہے۔ مولانا نے عربی و فارسی کی نایاب اور ضخیم و ادق کتابوں سے مصدقہ ادعیہ ماثورہ اور وظائف و اوراد چھانٹ کر تعقیبات پر مشتمل کتابیں اور چھوٹے بڑے کتابچے تیار کر دیئے ہیں جن کی قدر و قیمت کچھ وہی مومنین جانتے ہیں جو اُن سے استفادہ کر رہے ہیں۔

مولانا موصوف فقہ جعفریہ پر عبور کامل رکھتے ہیں اور دینی ضروریات اور عبادات سے متعلق جملہ مسائل و مشکلات پر اُن کی گہری نظر ہے۔ امام جمعہ و جماعت کی حیثیت سے تجربہ رہا ہے۔

کا بھی کچھ حصہ ہے جو افتادِ مزاج کے مطابق صرف دینی و مذہبی ہی ہوسکتی
تھی انھوں نے مؤثر مناجاتیں اور منقبتیں لکھی ہیں جو مومنین کے
اوراد و وظائف کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔ مومنین انھیں پڑھتے ہیں
سکونِ قلب حاصل کرتے ہیں اور حصول مراد کے لئے مجرب سمجھتے ہیں۔
مجھے بھی مولانا کے متعدد منظومات پڑھنے اور سننے کا موقع ملا۔ یہ اشعار
اکثر و بیشتر کلامِ خدا یا احادیثِ ائمۂ ہُدیٰ کے ترجمے ہیں جو مصنف
کے خلوص نیت اور جذبۂ عبودیت کی بدولت خاطر خواہ تاثیر سے معمور
ہیں۔ ان اشعار کی سادگی، برجستگی اور بیساختگی خود اپنی جگہ ایک
خوبی ہے۔

اس پیرانہ سالی (عمر - ۸ سال) میں بھی وہ بفضلِ ایزدی جواں
ہمت نظر آتے ہیں اور تصنیف و تالیف میں برابر مصروف ہیں۔
اللہ تعالیٰ بتصدقِ محمد و آلِ محمد دائم و قائم رکھے۔ آمین۔

سید کوثر حسین کوثر پانی پتی

حرفِ آغاز

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ
سیدنا محمد خاتم النبیین وآلہ الطاہرین المعصومینؑ

اہلِ اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ حقیر نہ شاعر ہے اور نہ کبھی شاعر ہونے کا دعویٰ کیا۔ البتہ محمد و آل محمد علیہم السلام کی مدح و ثنا میں عقیدتمندانہ انداز میں گاہے گاہے منقبت و سلام وغیرہ کی صورت میں نظمیں لکھتا رہا ہوں۔ نثر کی بجائے نظم میں اپنے جذباتِ عقیدت کو پیش کیا اور بارہا عزاخانوں اور دینی اداروں میں پڑھ کر سنایا جو سب نے سراہا۔

اب ایک مختصر مجموعہ پیش کر رہا ہوں جس میں تین منظور و مقبول مناجاتیں اور چند ایمان افروز منظومات ہیں۔ چونکہ یہ مناجاتیں دل کی گہرائیوں سے نکلی ہیں۔ لہٰذا اگر تضرع و زاری کے ساتھ باوضو اور روبقبلہ ہو کر پڑھی جائیں تو انشاء اللہ سریع التاثیر ثابت ہوں گی۔

میں ممنون و شکر گزار ہوں جناب محترم خلوص مجسم پروفیسر الحاج سیّد کوثر حسین صاحب کوثر عابدی پانی پتی ایم اے۔ بی ٹی (علیگ) اسلام پورہ لاہور کا کہ جنہوں نے میری درخواست پر مجموعہ مذکور کو بغور

تصحیح فرمادی۔ خدا ان کو اجر جمیل عطا فرمائے ان کو صحت و تندرستی کے ساتھ زندہ و سلامت اور جمیع آفات و بلیات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے۔

آخر میں بارگاہِ رب العزت میں دعا کرتا ہوں کہ صحت و تندرستی اور عزت و آبرو کے ساتھ میری بقیہ زندگی بسر ہو اور محبت و مذہب اہلبیت علیہم السلام میں خاتمہ بالخیر ہو۔ وَمَا توفیقی الا باللہِ ولا حول ولا قوۃ الا باللہِ العلیِّ العظیم ۔

مکرر آنکہ جو منظومات جناب پیر دفیر کوثر صاحب بوجہ علالت طبع دیکھ نہیں سکے انہیں میری استدعا پر محترم شاعر اہلبیت ماسٹر سید راحت حسین نقوی نے ملاحظہ فرمایا۔ میں نقوی صاحب کا متشکر و ممنونِ احسان ہوں۔

احقر الکونین سید منظور حسین عفی عنہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

۱۔ مجرّب مُناجات

یہ مناجات ایک مجرّب عمل ہے جو صرف بارہ روز کا ہے۔ نمازِ صبح کے بعد رو بقبلہ پڑھیں۔ اوّل و آخر درود شریف پانچ مرتبہ۔ انشاءاللہ دعا قبول ہوگی اور حاجت برآئے گی

اے واھبِ عطا و کرم ربِّ ذوالجلال — تیری ہی ذات پاک ہے بے مثل و بے مثال

بے انتہا ہیں نعمتیں جن کو نہیں زوال — میں عجز و انکسار سے کرتا ہوں یہ سوال

یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو

یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

یارب برائے سیدِ سردارِ انبیا — ختمِ رسل حبیبِ خدا۔ نورِ کبریا

ہم عاصیوں کو حشر میں جن کا ہے آسرا — صدقے میں اُن کے جلد برآئے یہ مدعا

یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو

یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

مولا علیؑ کا واسطہ اے ربِّ پاک ذات — مشہور ہیں جہاں میں جو حلّالِ مشکلات

طالب مدد کا جن سے ہے ہر ایک ذی حیات — اُن کے طفیل میری سماعت ہو عرضِ داشت

یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو

یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

اُمّ الائمہ فاطمہ زہراءؑ کا واسطا — زوجہ علیؑ کی دخترِ پیغمبرِ خُدا
فخرِ جنابِ مریمؑ و حوّا و آسیا — یارب قبول جلد مری ہو یہ التجا

یا غافر الذنوب گُنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

یارب بپے امام حسنؑ سبطِ مصطفٰے — جن کے لقب ہیں سید مسموم و مجتبےٰ
زہراءؑ کا نورِ عین ہے فرزند مرتضےٰ — ممکن نہیں ہے جن کے فضائل کی انتہا

یا غافر الذنوب گُنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

سبطِ نبیؐ امام ہُدیٰ شاہِ مشرقین — زہراؑ کا لختِ دل ہے علیؑ کا ہے نورِ عین
وہ جن کے غم میں سارے جہاں میں ہے شور و شین — یارب نہ کوئی غم ہو مجھے جز غمِ حسینؑ

یا غافر الذنوب گُنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

یارب بحق حضرت زینُ العبا امام — دُنیا و آخرت میں مجھے رکھیو نیک نام
یارب بحقِ حضرت باقرؑ فلک مقام — کر غیب سے حصولِ مقاصد کا اہتمام

یا غافر الذنوب گُنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

صدقہ امام جعفرِ صادقؑ کا اے خدا — پورا ہو جلد جو کہ ہے بندے کا مدعا
حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کا واسطا — بر آئیں میری حاجتیں مقبول ہو دُعا

یا غافر الذنوب گُنہ بخش دیجیو

یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

سلطان دیں امام رضا شاہِ انس و جاں — مشہد کی سرزمیں پہ ہیں جو عرش آشیاں
صدقے میں اُن کے دے مجھے حسناتِ دو جہاں — ممتاز علم و فضل میں ہو میرا خانداں

یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

بہرِ تقی امامِ نہم شاہِ اتقیا — مجھ کو لباسِ تقویٰ عطا ہو مرے خدا
پھٹکے نہ پاس کبر و نفاق و ریا ذرا — شیطاں کے وسوسے رہوں دور میں سدا

یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

حضرت علیؑ نقی جو ہیں عالم کے پیشوا — اور حضرتِ حسنؑ کہ جنھیں عسکری کہا
صدقے میں میرے بخش دے یارب ہر خطا — دُنیا و دیں میں آبرو میری رہے خدا

یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

یارب بحقِ مہدیٔ دیں حجتِ خدا — وہ جن کے دم قدم سے زمانہ کی ہے بقا
ٹھہرے ہیں حکمِ حق سے جو عیسیٰؑ کے مقتدا — مولا انھی کا واسطہ منظور ہو دعا

یا غافر الذنوب گنہ بخش دیجیو
یا ساتر العیوب ستر پوشی کیجیو

۲۔ مقبول مُناجات

الٰہی میں بے حد گنہگار ہوں   خطاؤں پہ اپنی نگوں سار ہوں
اگرچہ سزا کا سزاوار ہوں   میں رحمت کا تیری طلبگار ہوں

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

میں بدحال ہوں ان دنوں اے خدا   اگرچہ رہا وقفِ حرص و ہوا
مگر میں ہوں اب اور دستِ دُعا   شماتت سے اعدا کی مجھ کو بچا

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

اے خلاقِ عالم غفور و رحیم   نہیں کوئی تیرا شریک و سہیم
تو ہے مالکِ خلد و نارِ جحیم   ہو مجھ پر کرم کی نظر اے کریم

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

یہ بندے کی ہے عرض اے کبریا   کہ وہ شخص جس نے مجھے دکھ دیا
تو مجھ سے بہتر اُسے جانتا   ملے جو مناسب ہے اُس کو سزا

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

یہ ہے دوسری عرض ربِ جلیل   کہ رکھ میرے اعدا کو خوار و ذلیل
طبیعت رہے اُن کی ہر دم علیل   شفا کی نہ حاصل ہو کوئی سبیل

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی میں بے حد پریشان ہوں   خطاؤں پہ اپنی پشیمان ہوں
میں کمزور سا ایک انسان ہوں   میں دانا نہیں بلکہ نادان ہوں

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی مجھے عز و توقیر دے   میں جو کچھ کہوں اُس میں تاثیر دے
نہ کچھ مال و زر دے نہ جاگیر دے   مجھے دے تو اب حبِ شبیر دے

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

پڑا ہوں میں جب بسترِ مرگ پر   ہو طاری ہر اک سمت خوف و خطر
جو ہو جائے مولا علیؑ کا گذر   تو آسان ہو آخرت کا سفر

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی بحقِ محمدؐ رسول   بحقِ جنابِ علیؑ و بتولؑ
دعا اس گنہگار کی ہو قبول   یہ منظور ہے ان دنوں دل ملول

فاطمہ

کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی بحقِ حسنؑ مجتبےٰؑ ‏ ‏ فضائل کی جن کے نہیں انتہا
بحقِ حسینؑ شہِ کربلا ‏ ‏ جنہوں نے کیا زندہ دینِ خدا

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

بہ سجادؑ بیمار زین العبا ‏ ‏ بہ باقرؑ بہ جعفرؑ بہ موسیٰؑ رضاؑ
بحقِ تقیؑ و نقیؑ اوصیا ‏ ‏ بحقِ حسن عسکری مقتدا

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی بحقِ امامؑ زمن ‏ ‏ جو ہیں حجّتِ خالقِ ذوالمنن
نہ باقی رہیں میرے رنج و محن ‏ ‏ ستائے نہ مجھ کو یہ دورِ فتن

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

خدا کے غضب سے میں ڈرتا رہوں ‏ ‏ گناہوں سے ہر وقت بچتا رہوں
جو ہیں نیک اعمال کرتا رہوں ‏ ‏ میں دم حبِ حیدرؑ کا بھرتا رہوں

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پر خاتمہ

الٰہی ترا خوف دل میں رہے ‏ ‏ مجھے توبہ کرنے کی توفیق دے

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پہ خاتمہ

مظالم میں اعدا کے کب تک سہوں ۔ الٰہی سوا تیرے کس سے کہوں
فقط ایک تجھ سے گذارش کروں ۔ کہ تو بہ پہ تا زیست قائم رہوں

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پہ خاتمہ

یہ بندے کی ہے آخری التجا ۔ عداوت سے دشمن کی مجھ کو بچا
تسلط نہ ہو مجھ پہ شیطان کا ۔ رہوں سیدھے رستے پہ قائم سدا

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پہ خاتمہ

رہوں زندہ بر دینِ آلِ عبا ۔ جو موت آئے ہو دل میں اُن کی وِلا
رہے ہر گھڑی لب پہ ذکرِ خدا ۔ کہ ہو مطمئن دل حسدا یا مر

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ ہو میرا ایمان پہ خاتمہ

قطعہ

خدائے پاک و غنی کے سہارے جیتا ہوں ۔ عطا و فیضِ نبیؐ کے سہارے جیتا ہوں
[illegible]

۳۔ منظوم مناجات

فضل کر یارب محمد مصطفیٰ کا واسطہ
سیدِ کونین ختم الانبیا کا واسطہ

مجھ کو شیطاں کے وساوس سے خدا محفوظ رکھ
اپنے فیض و بخشش و لطف و عطا کا واسطہ

ظلمتوں نے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے مجھے
دل منور ہو مرا خیر النسا کا واسطہ

اے خدا بارہ اماموں کی شفاعت ہو نصیب
رحمتِ حق شافعِ روزِ جزا کا واسطہ

میں ہوں ثابت قدم جو ہے صراطِ مستقیم
نائبِ محبوبِ حق شیرِ خدا کا واسطہ

دین و دنیا کی ہیں جتنی مشکلیں آساں کر
اے خدا مولا علیؑ مشکل کشا کا واسطہ

دامن آلودہ ہے رجس و معصیت سے اے خدا
پاک کر دیجو مجھے اہل کسا کا واسطہ

یہ حیاتِ چند روزہ آبرو سے ہو بسر

بادشاہِ دیں شہیدِ کربلا کا واسطہ

روز و شب گذریں نماز و ذکرِ حق میں تاحیات

سیدِ سجادؑ آں زین العبا کا واسطہ

دین کی باتوں سے یارب شوق و دلچسپی رہے

باقرِ علمِ رسولاتِ ہدیٰ کا واسطہ

علمِ دیں جاری رہے یارب سدا اولاد میں

جعفرِ صادق امامِ دوسرا کا واسطہ

دشمنوں کی دشمنی پر صبر آجائے مجھے

حضرتِ موسائے کاظم مقتدا کا واسطہ

میں رضائے حق پہ ہر دم راضی و شاکر رہوں

اے خدا سلطانِ دیں مولا رضا کا واسطہ

متقی لوگوں میں میرا حشر ہو اے کبریا

صاحبِ تقویٰ تقیؑ باصفا کا واسطہ

دین و دنیا میں رہوں میں سرفراز و کامیاب

اے خدا حضرت نقیؑ ابرِ سخا کا واسطہ

وسعت و برکت ہو میرے رزق میں اے کبریا
حضرتِ حجت امام الاولیا کا واسطہ

قائم آلِ محمدؐ کی زیارت ہو نصیب
قرۃ العین علی المرتضےٰؑ کا واسطہ

اے امام منتظر ہم آپ کے ہیں منتظر
لائیے تشریف محبوبِ خدا کا واسطہ

بندۂ منظور کی ہو جائیں تقصیریں معاف
اولیا و اصفیا و انبیا کا واسطہ

قطعہ

قول کچھ اور فعل کچھ مومن کا ہوتا ہی نہیں
بس وہی مومن ہے قول و فعل جس کا ایک ہے
نیک تو بنتے ہیں سارے قولِ پیغمبر سنو!
صدق دل سے جو مطیع آل ہے وہ نیک ہے

دیگر

سوچ تو ذرا ہیں منکر توحید　　جز خدا رزق کون دیتا ہے

یا علیؑ مدد ے

ہر کس بشر سے ادا حمدِ ربِ باری کی
عطا کی جس نے کلامِ بشر میں باریکی
مصیبتوں کی جو ہر سمت چھائی تاریکی
دعا یہ دل نے لبوں پر وہیں یہ جاری کی
زمانہ بر سرِ جنگ است یا علیؑ مدد ے
کمک بغیرِ تو تنگ است یا علیؑ مدد ے

رسولِ پاک محمد حبیبِ خاصِ خدا
ہے رحمتوں کا خزانہ شفیعِ روزِ جزا
مصیبتوں نے پریشان ہر بشر کو کیا
زباں پہ جاری ہے پیہم یہ وردِ صبح و مسا
زمانہ بر سرِ جنگ است یا علیؑ مدد ے
کمک بغیرِ تو تنگ است یا علیؑ مدد ے

علیؑ ولیِ خدا ہیں علی وصیِ نبیؐ
پکارا جس نے کبھی ان کو مصیبت اس کی ٹلی
ہر ایک شخص پریشاں ہر اک کی جاں پہ بنی
صدا نکلتی ہے دل سے علیؑ اَدرِکنی

زمانہ بہ سرِ جنگ است یا علیؑ مددے
کمک بغیرِ تو تنگ است یا علیؑ مددے

یا علیؑ مدد

عالم میں ہے فسادِ بپا یا علیؑ مدد
مفقود اب ہے مہر و وفا یا علیؑ مدد

پھیلا ہوا ہے مکر و دغا یا علیؑ مدد
ملتی نہیں ہے راہِ صفا یا علی مدد

دنیا میں اب خلوص و محبت نہیں رہی
ہر سمت ہے ریا و جفا یا علیؑ مدد

نام و نمود اور نمائش کے واسطے
ہوتی ہیں مجلسیں جو بپا یا علیؑ مدد

فقدانِ قوم میں ہے عمل کا خدا گواہ
باتوں کا سلسلہ ہے بڑا یا علیؑ مدد

ویران مسجدیں ہیں تو آباد ہیں کلب
الحاد کی ہے چھائی گھٹا یا علیؑ مدد

ذاکر ہوں یا کہ مولوی ہیں ایک راہ پر
پیشہ لیا ہے سب نے بنا یا علیؑ مدد

بزمِ سرور بن گئی ہے مجلسِ حسینؑ
جاتی رہی ہے روحِ عزا یا علیؑ مدد

سُر تال ہو تو شوق سے سنتے ہیں مومنین
سنتے نہیں کلامِ خدا یا علیؑ مدد

مشکلکشا کے صدقے سے حل مشکلیں ہوئیں
نعرہ بلند جس نے کیا یا علیؑ مدد

جو آئے جس کے جی میں کہے مجھ کو ڈر نہیں
وردِ زباں مرا ہے سدا یا علیؑ مدد

جب تک ہوں زندہ لب پہ مرے یا حسینؑ ہو
اٹھوں لحد سے کہتا ہوا یا علیؑ مدد

پہنچے مدد کے واسطے مولائے کائنات
جس نے بھی صدقِ دل سے کہا یا علیؑ مدد

یارب ظہور جلد امامِ زماںؑ کا ہو
بے چین سب ہے خلقِ خدا یا علیؑ مدد

یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مددے

منبعِ جود و سخا صاحبِ احساں مددے
مالکِ صبر و رضا عاشقِ یزداں مددے
آپ کا ذکر ہے ہر درد کا درماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مددے

آپؑ ہیں سرورِ کونین کے سبطِ اصغر
آپؑ ہیں مولا علیؑ شیرِ خدا کے دلبر
آپؑ ہیں قوّتِ بازوئے جنابِ شبّرؑ
آپؑ ہیں فاطمہؑ زہرا کے دل و جاں مددے

یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مددے

آپؑ ہیں محسنِ اسلام شہیدِ اعظم
آپؑ توحید کی بنیاد ہیں خالق کی قسم
آپؑ کا نام تو ہے عرشِ معلیٰ پہ رقم
آپؑ کے در پہ ہے اک بے سر و ساماں مددے

یا حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مددے

کفر و الحاد کی جب وقت گھٹا تھی چھائی

کشتیِ دینِ حق گردابِ بلا میں آئی
جب اِک آفت کی گھڑی دورِ یزید لائی
استغاثہ تھا یہ اسلام کا اُس آن مددے

یاحسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مددے

دینِ مردہ کو عطا کی ہے حیاتِ جاوید
آپؑ کے فیض سے ہر ذرّہ بنا ہے خورشید
ہم عزادار ہیں اور آپ سے رکھتے ہیں اُمید
آپؑ ہیں شافعِ محشر کے دل و جاں مددے

یاحسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ شہیداں مددے

وعدہ طفلی میں جو نانا سے کیا تھا تم نے
روزِ عاشور کیا وعدے کو پُورا تم نے
خون سے اپنے شجرِ دین کا سینچا تم نے
اے امامِ دوجہاں فخرِ رسولاں مددے

یاحسینؑ ابنِ علی شاہِ شہیداں مددے

آپؑ کے لطف و کرم کی جو نظر ہو مولا
پھر مجھے حزن نہ کچھ خوف و خطر ہو مولا
ایک درخواست ہے منظور اگر ہو مولا
جلد ہو جائیں مری مشکلیں آساں مددے

میں پنجتنی ہوں

میں ادنیٰ سا اک عبدِ خداوندِ غنی ہوں
اور خاکِ کفِ پائے رسولِ مدنیؐ ہوں
حیدرؑ کا موالی ہوں میں ہیرے کی کنی ہوں
دشمن کا جگر چیرے وہ تیغے کی اَنی ہوں
میں تابعِ فرمانِ حسینیؑ حسنیؑ ہوں
میں پنجتنی ، پنجتنی ، پنجتنی ہوں

اسلام مرا دین ہے اور جعفری مذہب
توحید پہ ایمان ہے اللہ ہے مرا رب
عادل ہے خدا ظلم نہیں اس کا ہے منصب
رحمت کے طلبگار بھی ہیں حشر میں ہم سب
جنت مری جاگیر ہے قسمت کا دھنی ہوں
میں پنجتنی ، پنجتنی ، پنجتنی ہوں

ہیں ختمِ رسل سرورِ کونین محمدؐ
مولائے جہاں سیدِ ثقلین محمدؐ
فخرِ علیؑ زہراؑ و حسنینؑ محمدؐ

شانِ رسالت

شفیعِ عرصۂ محشر محمدؐ — حبیبِ خالقِ اکبر محمدؐ

خدا ہے پالنے والا جہاں کا — جہاں کا ہادی و رہبر محمدؐ

رسولوں کا ہے وہ سردار و قائد — ہے طیب طاہر و اطہر محمدؐ

وہ ہے پیغمبرِ اعظم بلاشک — زمیں پر حجتِ داور محمدؐ

خدا شاہد کہ ہے خُلقِ مجسم — ہر اک برتر سے ہے برتر محمدؐ

منور جس سے ہے سارا زمانہ — قسم حق کی مہِ انور محمدؐ

بشر ایسا کہ وہ خیر البشر ہے — سراسر نور کا پیکر محمدؐ

کمالِ حق ہوا ظاہر نبی سے — خدا کی شان کا مظہر محمدؐ

علیؑ مجھ سے ہے اور میں ہوں علیؑ سے — کہا کرتے تھے یہ اکثر محمدؐ

رکھا کرتے تھے دن بھر آپ روزہ — عبادت کرتے تھے شب بھر محمدؐ

وہ ہیں منظور کے ملجا و ماویٰ

بچا لیں گے مجھے آ کر محمدؐ

شانِ ولایت

رہتی ہے ہر دم علیؑ کی گفتگو — یوں کیا کرتا ہوں دل کی شست و شو

بے ادب ہے وہ مرے نزدیک جو — نام لیتا ہے علیؑ کا بے وضو

انبیاء ہیں جس ولیؑ کے مقتدی
ہم کو بھی ہے اس ولی کی جستجو
دین و دنیا ہیں وسیلہ میں علیؑ
دیکھ لو قرآن میں ہے وَابْتَغُوْا
تھام لے تو دامنِ مولا علیؑ
جنّت و کوثر کی گر ہے آرزو
ہے یہی میرے لئے نورِ عظیم
گر زیارت کا شرف ہو رُو برُو
گو نجتا ہے نعرۂ مولا علیؑ
دَر بدر، قریہ بہ قریہ، کُو بہ کُو
دُور تک ہے سلسلہ پھیلا ہوا
"یم بہ یم" دریا بہ دریا، جُو بہ جُو
باغِ عالم میں علیؑ کا ذکر ہے
گُل بہ گُل، غنچہ بہ غنچہ، بُو بہ بُو
آبِ حُبّتِ حیدرِ کرار سے
ہوتی ہے ایمان کی نشو و نمو
نُور واحد سے ہوئی تخلیق جب
جو محمدؐ ہے علیؑ ہے ہُو بہ ہُو

آپ کا منظور ہے ادنیٰ غلام
آپ کے دم سے ہے اس کی آبرو

سلامِ عقیدت

بحضور سرکارِ شہادت

السّلام اے بادشاہ کربلا
السّلام اے مالکِ صبر و رضا
السّلام اے کشتۂ جور و جفا
السّلام اے فدیۂ راہِ خدا
السّلام اے سبطِ محبوبِ خدا
السّلام اے نورِ عینِ مرتضےٰ

صلّوا علیہِ وآلہٖ

ہُوا شوقِ دید جو یک بیک ‏ ‏ تو پیام لے کے چلا ملک
وہ زمیں پہ پہنچا بیک پلک ‏ ‏ کہا عجز سے اے شہِ فلک
مجھے رب نے بھیجا ہے آپ تک ‏ ‏ ذرا دیکھئے آپ کی اک جھلک
ہو رسائی آپ کی واں تلک ‏ ‏ جہاں پہنچا کوئی نہ آج تک

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ ‏ ‏ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

وہ براق اور وہ چمک دمک ‏ ‏ فزوں برق سے تھا نہیں ہے شک
وہ تو تیز رو کہ بیک پلک ‏ ‏ کیے طے براق نے سب فلک
وہ حبیبِ حق وہ شہِ فلک ‏ ‏ گئے عرشِ اعلیٰ پہ بے دھڑک
وہ عروج پایا کہ آج تک ‏ ‏ گیا واں نبی نہ کوئی ملک

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ ‏ ‏ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

ساقی نامہ کے دو بند

ساقی پلا کہ آج مسرت کی ہے بہار
بادِ صبا ہے جوش پہ پھولوں پہ ہے نکھار
قمری و عندلیب کے نغموں کی ہے پکار
تو بھی وہ مے پلا ترے ہاتھوں کے میں نثار
کھل جائے جس کے پیتے ہی دل کی کلی کلی
ایسا خمار ہو کہ پکاروں علی علیؑ

ہاں ساقیا تو مژدۂ دریائے نور دے
مے خانۂ سرور سے جام سرور دے
ہو جاؤں پاک ایسی شراب طہور دے
جس سے بڑھے خمار وہ تلچھٹ ضرور دے
جام و سبو کا ذکر میں صبح و مسا کروں
ایسا سرور آئے کہ صلِ علیٰ پڑھوں

رباعی

ساقیا کچھ حساب نکلا ہے — شیشہ پر از شراب نکلا ہے
مئے رنگیں سے رنگ دے مجھ کو — آج رنگ شباب نکلا ہے

لشکر کو حُر کے آپؑ نے سیراب کر دیا

رُباعی

نور پھر بے حجاب نکلا ہے
اور با آب و تاب نکلا ہے
لو امامت کے آسماں پر آج
بارھواں آفتاب نکلا ہے

دیگر

وہ ہوا آج جانِ جاں پیدا
عدل و انصاف کا نشاں پیدا
ہو مبارک ہوا ہے دنیا میں
صاحب العصر و الزماں پیدا

مولا علیؑ کے محبوں کے خُلد میں داخلے کا منظر

خلد میں جس دم علیؑ والے بلائے جائیں گے
ان کے استقبال کو سب حور و غلماں آئیں گے
ہار پھولوں کے فرشتے بھی بنا کر لائیں گے
پڑھ کے پھر صلِّ علیٰ ہر ایک کو پہنائیں گے
اور کہیں گے آپ پر ہے خاص فضلِ کبریا
اے محبانِ علیؑ اھلاً و سھلاً مرحبا

مجموعۂ سلام

سلام

مرے اعمال کی ما نا سزا کچھ اور کہتی ہے
غمِ شبیر کی لیکن جزا کچھ اور کہتی ہے

مریضِ معصیت کو گر دوا کچھ اور کہتی ہے
تو بڑھ کر خاکِ پاکِ کربلا کچھ اور کہتی ہے

نبیؐ کے بعد حیدرؑ ہم تمہیں مولا سمجھتے ہیں
مگر اک قوم اس سے بھی سوا کچھ اور کہتی ہے

شہِ مظلوم پانی کے لئے اصغرؑ کو لائے ہیں
تڑپ کر نوکِ تیرِ حرملا کچھ اور کہتی ہے

تمنا تھی یہ زینبؑ کی کہ بیٹوں کی کروں شادی
مگر کربل کے میداں کی فضا کچھ اور کہتی ہے

خطائیں تو مجھے مولا لئے جاتی ہیں دوزخ میں
مگر تیری شفاعت کی خطا کچھ اور کہتی ہے

یہ خواہش ہے کہ دونوں لال [illegible]
مگر زینبؑ کے دل کی مامتا کچھ اور کہتی ہے

سرِ شبیرؑ کی زینب سے ہیں کچھ زیرِ لب باتیں
بآہ و یاس بنتِ مرتضےٰؑ کچھ اور کہتی ہے

۲
سلام

پارساؤں میں نہ شامل اور نہ ابراروں میں ہے
بندۂ ناچیز مولا کے خریداروں میں ہے

کس لئے جنّت نہ آئے پیشوائی کو مری!
وہ مرا مولا ہے جو جنّت کے سرداروں میں ہے

اے مسیحائے زماں آکر خبر لیجے مری
عالمِ ذر سے یہ بندہ تیرے بیماروں میں ہے

یا علیؑ تیری محبت شرط ہے ایمان کی
تجھ سے جو ہے منحرف بیشک ریاکاروں میں ہے

عترتِ اطہار کا جو صدق دل سے ہے غلام
سیر گہ اُس کے لئے جنّت کے گلزاروں میں ہے

یوں محمدؐ کا شرف ہے سب رسولوں میں عیاں
چاند روشن آسماں پر جس طرح تاروں میں ہے

کل علم اُس کو میں دوں گا یوں محمدؐ نے کہا
مرد ہے میداں کا جو اور غیر فرّاروں میں ہے

ہے فدا سو جان سے مجید پر خدائے پاک پر
دوست ہے اللہ کا اور میرے دلداروں میں ہے

ساقیا جامِ مئے حُبِّ علیؑ بھر کر پلا
میں وہ میکش ہوں کہ جس کا ذکر میخواروں میں ہے

بادۂ حُبِّ علیؑ سے مست رہتا ہوں سدا
یہ وہ بادہ ہے کہ جس کا مست ہشیاروں میں ہے

مہرِ عالمتاب میں وہ نور پیدا ہی نہیں
جو ضیا افگن علی اکبرؑ کے رخساروں میں ہے

دو گہر پارے پڑے ہیں کربلا کی خاک پر
ذکر جن کا جابجا قرآں کے سیپاروں میں ہے

عورتیں بیٹھی ہیں کوٹھوں پہ تماشہ کے لئے
اہلِ بیتِ مصطفیٰ کوفہ کے بازاروں میں ہے

کربلا کے دشت میں لے جائے گر قسمت ہمیں
لطف کیا منظور پھر جنت کے گلزاروں میں ہے

۳
سلام

اک ذرا انگشت سے ایمائے سرور دیکھنا
چاند ہو جائے گا دو ٹکڑے برابر دیکھنا

اللہ اللہ اوج داماد پیمبرؐ دیکھنا
دوش محبوبِ خدا اور پائے حیدر دیکھنا

اے سلامی زورِ بازوئے پیمبرؐ دیکھنا
جو نہ اوروں سے کھلا وہ بابِ خیبر دیکھنا

زندگی کیا ہے فقط اک پیش خیمہ موت کا
دم نکلتے ہی یہ کھل جائے گا جوہر دیکھنا

بہرِ سجدہ جب جھکے شبیرؑ تو آئی ندا
یوں ادا ہوتا ہے سجدہ زیرِ خنجر دیکھنا

کیا عداوت تھی لعینوں کو شہِ مظلوم سے
تیرِ حرملہ دیکھنا اور حلقِ اصغرؑ دیکھنا

ہائے بس ظلم و ستم سے اشقیا نے مومنو
ذبح کر ڈالا ہے ہمشکلِ پیمبر دیکھنا

نارِ دوزخ میں ہے عاصی اے قسیمِ نار و خلد
اس طرف اے راکبِ دوشِ پیمبر دیکھنا

گرچہ عاصی ہوں مگر پھر بھی بچائے گا مجھے
جس نے دو ٹکڑے کیا مرحب کا پیکر دیکھنا

جب وداع ہونے لگے اکبرؑ تو صغراؑ نے کہا
بھولنا مجھ کو نہ ہرگز بھائی اکبرؑ دیکھنا

فوج سے کہتا تھا عمر سعد یوں تم لوٹیو

رہ نہ جائے اب کسی بی بی کی سپا ور دیکھنا

اُشتران بے کجاوہ پر علیؑ کی بیٹیاں
انقلابِ آسمانِ شعلہ پرور دیکھنا

ہے یقین منظور بخشیں گے زیارت کا شرف
ایک دن لے جائے گا کربل مقدر دیکھنا

سلام

مرے دل میں ولائے حیدرِ کرار رہتی ہے
غمِ شبیرؑ میں یہ چشمِ نم خونبار رہتی ہے

نہیں آلودہ دامن جبکہ دُنیا کے تلوث سے
تعجب ہے یہ کیوں پھر برسرِ پیکار رہتی ہے

نہیں ملتا سکون دامن دم بھر اہلِ دولت کو
مسلط اُن کے سر پہ ہر گھڑی تلوار رہتی ہے

لکھا صُغرا نے خط میں لیجیئے جلدی خبر آکر
یہ بیٹی آپ کی بابا سدا بیمار رہتی ہے

سکینہؑ کہتی تھی بابا مجھے بھی پاس بُلوالو
یہ اُمت تو ہمارے درپئے آزار رہتی ہے

کہا زینبؑ نے اے بھیا دُعا مانگو کہ مر جاؤں

میں ہوں ناچیز غلام اُن کا وہ آقا ہیں مرے
اُن کی نعلین کو آنکھوں سے لگا رکھا ہے

مجھے سقہ جو بنایا تو یہ عزت بخشی
نارِ دوزخ سے مجھے شہ نے بچا رکھا ہے

میں کہاں اور کہاں سبطِ رسولؐ اکرم
اِن کا رتبہ تو خدا ہی نے بڑھا رکھا ہے

عمر اپنی یونہی منظور نہ ہو جائے تمام
کربلا آؤ چلیں ہند میں کیا رکھا ہے

۶
سلام

جو دل میں علیؑ کی ولا ہو گئی — تو مقبول اپنی دعا ہو گئی
سلامی جو قسمت رسا ہو گئی — تو خاک اپنی خاکِ شفا ہو گئی
جو تشہیرِ آلِ عبا ہو گئی — مظالم کی بس انتہا ہو گئی
یہ کہتی تھی زینبؑ مدد یا علیؑ — ستم کربلا پر جفا ہو گئی
علیؑ کا لیا صدق دل سے جو نام — تو فی الفور حاجت روا ہو گئی
جو میداں میں گرجا ہژبرِ علیؑ — تو جاں ہر بشر کی فنا ہو گئی
کہا رو کے زینبؑ نے ہائے غضب — علیؑ کی بہو بے ردا ہو گئی
ابھی نار میں تھا ابھی نور میں — عجب حُر پہ شہ کی عطا ہو گئی

جو دیکھا نظر بھر کے شبیرؑ نے
تو مٹی بھی رشکِ طلا ہو گئی

رفیقانِ شہ کو خدا کی قسم
فنا ہو کے حاصل بقا ہو گئی

ثنا غیر حیدرؑ کی جب میں نے کی
طبیعت بہت بے مزا ہو گئی

جنہوں نے کیا آلِ احمدؐ پہ ظلم
انہیں پر تو لعنت روا ہو گئی

عجب شانِ مولا علیؑ ہے جسے
عطا پہ عطا اہلِ اتیٰ ہو گئی

یہ کہتی ہے روحِ محبِ علیؑ
شہِ پاک پر میں فدا ہو گئی

رہا پھر نہ غم جب مری چشمِ نم
غمِ شاہ سے آشنا ہو گئی

بلا لیں نجف میں جو منظور کو
کہیں سب کہ قسمت رسا ہو گئی

سلام

خدا کو ہم نے رب سمجھا نبیؐ کو مصطفےٰ سمجھا
علیؑ مرتضیٰ کو ہم نے اپنا پیشوا سمجھا

علیؑ کو گر کوئی سمجھا نبیؐ سمجھا خدا سمجھا
قسم حق کی نہیں کوئی علیؑ کا مرتبا سمجھا

مجھے غیروں سے کیا ہے کام جب ہے پیشوا حیدرؑ
جنہیں میں اپنا مرشد ہادی و عقدہ کشا سمجھا

علیؑ کا مرتبہ گر جانتا پھر جانے کیا کہتا

سمجھنے پر یہ حیدر کے نصیری نے خدا سمجھا

علاج دردِ عصیاں کے لئے اکسیر ہے بیشک

کہ خاکِ کربلا کو جس نے بھی خاکِ شفا سمجھا

کلام شمر با حضرت عباس علمدار

کہا یہ شمر نے عباسؑ سے اے غازیٔ ضیغم

ترا رتبہ بڑا اسے نورِ عینِ مرتضےٰ سمجھا

مگر افسوس ہے کم درجہ تجھ کو شہ سمجھتے ہیں

تجھے سقّہ بنایا ہے تو اس میں فخر کیا سمجھا

بٹھا رکھا ہے اکبرؑ کو تجھے ہے جنگ میں بھیجا

غلاموں سے بھی کمتر شہ نے تیرا مرتبا سمجھا

چلے تو ساتھ گر میرے تو عمرِ سعد خوش ہوگا

بٹھائے گا وہ آنکھوں پہ کہ تیرا مرتبا سمجھا

جواب حضرت عباس علمدار

کہا عباسؑ نے او شمر کیا بیہودہ بکتا ہے

پرے ہٹ دور ہو مردود تو نے مجھ کو کیا سمجھا

میں ابنِ سعد کو اک پیکرِ لعنت سمجھتا ہوں

مگر شبیرؑ کو میں رحمتِ ربِ علا سمجھا

ترے سردار کو پاپوش سے کمتر سمجھتا ہوں

زہے فخر تاجِ سر میں ان کی کفشِ پا سمجھا

تجھے ادنیٰ سمجھتا ہوں انھیں اعلیٰ سمجھتا ہوں

تجھے کمتر غلام اور ان کو اپنا بادشا سمجھا

تو اور ترا عمر ظلم و جہالت کا مرقع ہیں
انہیں میں عالم عادل شہ ارض و سما سمجھا

تو اک ادنیٰ سا پتھر ہے یہ لعل بیش قیمت ہیں
تجھے میں سنگ رہ اور ان کو دُرِ بے بہا سمجھا

تو ہے اک خاک کا تودہ تو یہ نورِ مجسم ہیں
تجھے ظلمت تو ان کو میں چراغِ کبریا سمجھا

جہنم میں ترا گھر ہے یہ ہیں فردوس کے مالک
تجھے پابندِ مشکل اور انہیں مشکل کشا سمجھا

تو گم کردہ رہِ دیں ہے تو یہ ہیں رہبرِ کامل
تجھے مغضوبِ حق اور ان کو محبوبِ خدا سمجھا

تجھے اور تیرے عمر سعد کو باغی سمجھتا ہوں
انھیں میں مفترض الطّاعت امام دوسرا سمجھا

میں سقّہ ہوں شہِ مظلوم کی پیاری سکینہ کا
اسے میں فخر سمجھا ہوں اسے میں مرتبا سمجھا

بڑھایا ہے مرا رُتبہ کہ میداں میں مجھے بھیجا
زہے قسمت کہ آقا نے غلام باوفا سمجھا

میں کب ان کے برابر ہوں کفش بردار ہوں ان کا
جو تو سمجھا وہ بیجا ہے جو میں سمجھا بجا سمجھا

کھلے ہیں پھول باغِ نظم میں منظور ہر ناظر

ترے اشعار کو گلدستۂ صدق و صفا سمجھا

جس گھڑی انگشت سے ایمائے سرور ہو گیا
آسماں پر چاند دو ٹکڑے برابر ہو گیا

اوج پر فضلِ خدا سے جب مقدر ہو گیا
اپنے قبضے میں سلامی چرخِ اخضر ہو گیا

ہر رگ و ریشہ میں جس کے عشقِ حیدر ہو گیا
باغِ فردوسِ بریں اُس کو میسّر ہو گیا

دولتِ فقر و توکل ہے وہ دولت دوستو
مل گئی جس کو یہ دولت وہ تونگر ہو گیا

مرحبا جو باریابِ بابِ حیدر ہو گیا
آیا تھا بے زر مگر آتے ہی بوذر ہو گیا

مصطفٰے اور مرتضٰے میں فرق کیا ہے ایک نور
جب حدیثِ نور دیکھی دل منور ہو گیا

تھا یہی منظور دونو منزلت میں ایک ہوں
ساتواں گوہر دو حصّوں میں برابر ہو گیا

لشکرِ اسلام نے کھائی شکستوں پر شکست
آیا جب شیرِ خدا تب فتح خیبر ہو گیا

جس گلوئے پاک کو احمدؐ نے چوما بار ہا
شمر کا اس پر رواں کس طرح خنجر ہو گیا

ہم شبیہِ مصطفےٰؐ وارد ہوئے میدان میں
نور سے سب کربلا کا بن منوّر ہو گیا

آفتابِ چرخ کو رجعت ہوئی اللہ رے اوج
سجدۂ حیدر پسندِ ربِ اکبر ہو گیا

خود خدائے پاک نے اذہابِ رجس ان سے کیا
منزلِ تطہیر اہل بیت کا گھر ہو گیا

توڑ کر بت خانہ حق میں علیؑ نے دی اذاں
پاک غیر اللہ سے اللہ کا گھر ہو گیا

روزِ محشر کا نہیں منظور کچھ بھی فکر و غم
جب کہ اپنا پیشوا مولائے قنبر ہو گیا

رُباعی

غالی و ناصبی سے دُور رہو — اور شیخی و خالصی سے دور رہو
ہے اگر دل میں حُبِّ آلِ نبیؐ — ایسے غیروں کی پھیر بات سُنو

متفرق منظومات

منقبت

کیا شانِ محمدؐ ہے کیا رتبۂ حیدرؓ ہے
محبوبِ خدا وہ ہے یہ خاصۂ داور ہے

لکھا ہے کتابوں میں ارشادِ پیمبرؐ ہے
میں علم کا گھر لوگو اور اس کا علی در ہے

تعریف میں کیا لکھوں ہاں اتنا سمجھتا ہوں
اعلیٰ سے وہ اعلیٰ ہے برتر سے یہ برتر ہے

جو احمدؐ و حیدرؓ ہیں ہو سکتا ہے کب کوئی
وہ نورِ الٰہی ہے یہ نورِ پیمبرؐ ہے

ہارونؑ سے ہے نسبت جو حضرت موسےٰؑ کو
احمدؐ کو وہی نسبت حیدرؓ سے برابر ہے

قرآں میں گواہی ہے کہتی ہیں حدیثیں بھی
من بعد نبیؐ حیدرؓ سردار ہے سرور ہے

صد شکر کہ حاصل ہیں منظورؔ کو دو رتبے
مداحِ نبیؐ بھی ہے اور واصفِ حیدرؓ ہے

تضمین

اے شہِ لافتا و شاہِ اُمم	چشمۂ فیض اور بحرِ کرم
ہر رگِ جاں سے ہستیِ عالم	یہ صدا آ رہی ہے بس ہر دم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

آپ کا نام عرش پر ہے رقم	ہو سلاطیں کہ فخرِ شاہِ اُمم
آپ کے نام کا کیا جب دم	غم ز راحت بدل گیا یکدم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

پہنچے جب خلد میں شہِ اکرم	دیکھا طائر ہیں سینکڑوں بے غم
خوبصورت ہیں اور ذوالاحتشم	چہچہے کرتا ہے ہر اک پیہم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

نامِ حیدرؑ ہے مرہمِ عصیاں	اسمِ اعظم برائے سب بے درماں
ان کی برکت سے پیر و طفل و جواں	پاتے ہیں فرح و فرح کا ساماں

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم

آپ کا نام شاہ مرداں ہے ‏ ‏ ‏ حکمِ حق ہے شیرِ یزداں ہے

دل کی ڈھارس ہے راحتِ جاں ہے ‏ ‏ ‏ اور شفا بخشِ کُل مریضاں ہے

حیدری ام قلندرم مستم

بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

دین و ایماں انہی سے کامل ہے ‏ ‏ ‏ ان کی الفت میں لطف حاصل ہے

ہر کوئی ان کے در کا سائل ہے ‏ ‏ ‏ جو پھرا ان سے پھر وہ زائل ہے

حیدری ام قلندرم مستم

بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

ہیں گواہ آپ میرے ایماں پہ ‏ ‏ ‏ دل تصدق ہے میرا قرآں پہ

موت آجائے جب مری جاں پہ ‏ ‏ ‏ لکھنا میرے کفن کے داماں پہ

حیدری ام قلندرم مستم

بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

لب پہ میرے علیؑ ہو مرتے دم ‏ ‏ ‏ ورد تا زندگی رہے دم دم

ہے یہ منظور کی دعا ہر دم ‏ ‏ ‏ یا علیؑ لب پہ ہو جو نکلے دم

حیدری ام قلندرم مستم

بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

رُباعی

نبیؐ ہیں بادشاہِ مشرقین کیا کہنا ‏ ‏ ‏ علیؑ ہیں فاتحِ بدر و حنین کیا کہنا

خلوص دل سے علیؑ کو پکار کر دیکھو ‏ ‏ ‏ کہ ان کے ذکر سے ملتا ہے چین کیا کہنا

منقبت

خالق کے ولی اور پیمبرؐ کے وصی ہو
کیوں مرتبہ نہ ہو آپ کا اعلیٰ کہ علی ہو

مختار ہو کونین کے ہمرازِ نبیؐ ہو
ہر علم سے واقف ہو خفی ہو کہ جلی ہو

ہو نورِ خدا، مظہرِ حق، خاصۂ داورؐ
تم شوہرِ زہراؑ ہو، محمدؐ کے اخی ہو

حسنینؑ کے والد ہو لقب فاتحِ خیبر
اور قاتلِ عنتر بھی ہو میداں کے دھنی ہو

سائل کو گراں مایہ انگوٹھی جو عطا کی
پھر چاہیے لائق ہیں کہ تم ایسے سخی ہو

خود بھوکے رہے اور یتیموں کو کھلایا
ہے دہر میں مشہور کہ تم مستغنی ہو

ہوتی ہے مری روح بہت شاد کہ جب لوگ
کہتے ہیں مجھے دیکھ کے تم نجفی ہو

جس بزم میں ہو ذکرِ نبیؐ آلِ نبیؐ
لازم ہے کہ صلوٰۃ کی واں نعرہ زنی ہو

مولا مری امداد کو للہ پہنچیے
جب جان پہ اس آپ کے خادم کی بنی ہو

اس طرح ہو دل میرا مصفّیٰ و مجلّیٰ
منظور کہیں لوگ کہ ہیرے کی کنی ہو

حمدِ خدا

لائقِ حمد بیکراں خالقِ دو جہان ہے
آ نہ سکے جو فہم میں بس وہ خدا کی شان ہے

ہر گلِ نو بہار میں، زمزمۂ ہزار میں

منقبت

خالق کے ولی اور پیمبرؐ کے وصی ہو
کیوں رتبہ نہ ہو آپ کا اعلیٰ کہ علی ہو

مختار ہو کونین کے ہمرازِ نبیؐ ہو
ہر علم سے واقف ہو خفی ہو کہ جلی ہو

ہو نورِ خدا، مظہرِ حق، خاصۂ داورؐ
تم شوہرِ زہراؓ ہو، محمدؐ کے اخی ہو

حسنینؑ کے والد ہو لقب فاتحِ خیبر
اور قاتلِ عنتر بھی ہو میداں کے دھنی ہو

سائل کو گراں مایہ انگوٹھی جو عطا کی
پھر چاہیے لائق ہیں کہ تم ایسے سخی ہو

خود بھوکے رہے اور یتیموں کو کھلایا
ہے دہر میں مشہور کہ تم مستغنی ہو

ہوتی ہے مری روح بہت شاد کہ جب لوگ
کہتے ہیں مجھے دیکھ کے تم نجفی ہو

جس بزم میں ہو ذکر نبیؐ آلِ نبیؐ کا
لازم ہے کہ صلوٰۃ کی واں نعرہ زنی ہو

مولا مری امداد کو پہنچیں
جب جان پہ اس آپ کے خادم کی بنی ہو

اس طرح ہو دل میرا مصفّٰی و مجلّٰے
منظور کہیں لوگ کہ ہیرے کی کنی ہو

حمدِ خدا

لائقِ حمد بیکراں خالقِ دو جہان ہے
آ نہ سکے جو فہم میں بس، وہ خدا کی شان ہے
ہر گلِ نوبہار میں، زمزمۂ ہزار میں

ہر شے میں ملاوٹ ہے کہ ہے کھوٹ دلوں میں
گرتے ہوئے شاخوں سے ثمر دیکھ رہا ہوں

غربا و مساکین کے پژمردہ ہیں چہرے
آرام میں ہیں صاحبِ زر دیکھ رہا ہوں

چہروں پہ رذیلوں کے مسرت ہے نمایاں
اور حال شریفوں کا دگر دیکھ رہا ہوں

ہے گرمیِ بازار فواحش کی ہر اک جا
گمراہ پسر اور پدر دیکھ رہا ہوں

اس دور میں قیمت ہے خزف ریزوں کی بالا
مٹی میں ملے لعل و گہر دیکھ رہا ہوں

جو دیکھتی ہے آنکھ وہ لب پہ نہیں آتا
حالاتِ جہاں زیر و زبر دیکھ رہا ہوں

رُباعی

ہر چند گنہگار ہوں رنجور ہوں میں
احمدؐ ہے شفیع اس لئے مسرور ہوں میں
کیونکر نہ کروں فخر کہ ہے فخر کی جا
منظورِ نظر اُن کا ہوں منظور ہوں میں

دیگر

یا علیؑ آپ کو سب عقدہ کشا کہتے ہیں
ہادی و راہبر و قبلہ نما کہتے ہیں
خانۂ حق میں جو دی تو نے انگوٹھی مولا
ہے یہی وجہ تجھے دستِ خدا کہتے ہیں

ولائے مولا علیؑ

عبدِ ذلیل ہوں میں خدائے انام کا
اور اُمتی ہوں سرورِ عرش احتشام کا
ادنیٰ غلام حیدرِ عالی مقام کا
کرتا ہوں عرض سُنئے خلاصہ کلام کا

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

جس کو ولائے مولا علیؑ کا شرف ملا
تکتے ہیں اس کو رشک سے صلحا و اولیا
جنت میں حوریں کہتی ہیں اھلاً و مرحبا
جو دشمنِ علی ہے جہنم میں جائے گا

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

پہچان کیا منافق و مومن میں ہے سُنو
فرمایا ہے رسولِ خدا نے یہ دوستو
مومن وہی ہے حبِ علیؑ جس کے دل میں ہو
بغضِ علیؑ سے صاف منافق کو جان لو

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

یہ واقعہ عجیب کتابوں میں ہے لکھی
تھا مکۂ مکرمہ میں ایک اژدھا
پہچان کا تھا ایک ذریعہ بنا ہوا
بچہ حلال زادہ ہے یا کہ حرام کا

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

اژدر نے جس کو سونگھ لیا نطفۂ حرام
اس کے حرامی ہونے میں کوئی نہ تھا کلام
اژدر نے جس کی سمت نہ دیکھا وہ نیک نام
بچہ حلال زادہ ہے کہتے تھے خاص و عام

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

پیدا خدا کے گھر میں جو شیر خدا ہوئے
بچپن میں دیدنی تھے جوانی کے ولولے
گہوارہ میں ابھی تھے کہ جو دیکھا آپ نے
اک اژدہا ہے آ رہا منہ کھولے سامنے

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا

حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

گہوارہ کے قریب جونہی اژدہا ہوا

حیدرؑ اُٹھے کہ اُن کو ذرا بھی نہ خوف تھا

اژدر کے منہ میں اُنگلیاں ڈالیں بس اک ذرا

دو ٹکڑے کرکے خاک پہ پھینکا وہ اژدہا

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا

حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

غل پڑ گیا یہ شہر میں لوگو غضب ہوا

دو ٹکڑے اژدہا ہوا لو اب بنے گا کیا

تفریق اب حلالی حرامی میں ہو گی کیا

چرچا ہر ایک شخص کے لب پر تھا برملا

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا

حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

فرمایا یوں رسولِ خدا نے بحکمِ رب

اے لوگو خواہ مخواہ کا تمہیں ہے غم و تعب

میرا وصی علیؑ ہے جسے جانتے ہیں سب

پہچان و امتیاز کا ہوگا یہ اب سبب

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا

حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

امامِ عصرؑ اور دورِ حاضر

قائمِ آلِ محمدؐ عصرِ حاضر کے امام
آپ پہ لاکھوں درود اور آپ پر لاکھوں سلام

آپ ہیں والی و وارث آپ ہیں فریاد رس
آپ ہیں آقا ہمارے آپ کے ہیں ہم غلام

آپ کے دیدار کو آنکھیں ترستی ہیں حضور
لائیے تشریف جلدی منتظر ہیں خاص و عام

دستخط دستِ کرم سے آپ فرمائیے
دیر سے ہم عرضیاں لے کر کھڑے ہیں یا امام

بھر چکی دنیا فساد و فسق و ظلم و جور سے
زندگی اب ہو گئی مولا شریفوں کی حرام

دندناتے پھرتے ہیں اور پوچھتا کوئی نہیں
بدمعاش و بدقماش و بدنگاہ و بدلگام

بھائی اور بہنوں میں اب ملتا نہیں کوئی خلوص
اور نہیں اولاد میں ماں باپ کا کچھ احترام

نیل پالش لپ اسٹک اور مغربی آرائشیں
ان میں کھو کر عورتوں نے کھو لیا اپنا مقام

دورِ حاضر میں ہے ملنا ایسے لوگوں کا محال
نیک طینت، نیک خصلت، نیکدل اور نیک نام

جس طرح سے بھر گئی ہے فسق و جور و ظلم سے
عدل اور انصاف سے بھر دیجئے دنیا تمام

اے امامِ منتظر سب آپ کے ہیں منتظر
آپ کے آنے پہ نافذ ہوگا اسلامی نظام

قاف سے تا قاف ہوگا دینِ حقہ کا عمل
عدل پہ مبنی نظامِ ملک کا ہوگا قیام

جب امامِ عصرؑ کا ہوگا زمانے میں ظہور
دشمنانِ مذہبِ حقہ سے لیں گے انتقام

غالی ہوں یا خارجی دوزخ میں ڈالے جائیں گے
اور ہیں جتنے مقصر ہاویہ اُن کا مقام

خلد میں منظور کو لے جائیں گے مولا ضرور
ان کا ہوں ادنیٰ سپاہی اُن کا ہوں ادنیٰ غلام

سید منظور حسین سحر

دُعا دافعِ طاعون

سب سے مقدم ہے خدا اور بعد ذاتِ ذوالعلا
اول حبیبِ کبریا دویم علیؑ شیرِ خدا
سویم جنابِ فاطمہؑ بنتِ رسولؐ دوسرا
چوتھے حسنؑ شاہِ ہدیٰ پنجم شہیدِ کربلا

لی خمسۃ اطفی بہا حرّ الوباء الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمہ

کیا ہی یہ نام پاک ہیں صلِ علیٰ صلِ علیٰ
ان ناموں میں حق نے اثر ہے اسمِ اعظم کا رکھا
جس وقت ساقِ عرش پہ ان کو قلم لکھنے لگا
پیہم صریرِ کلک سے پیدا ہوئی تب یہ صدا

لی خمسۃ اطفی بہا حرّ الوباء الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمہ

رنج و مشکل میں اگر کوئی بشر ہو مبتلا
ان ناموں کی تاثیر کو پڑھ کر وہ لیوے آزما
زنہار آسکتی نہیں نزدیک اس کے کچھ بلا
رکھتا ہے جو وردِ زباں شام و سحر صبح و مسا

لی خمسۃ اُطفی بہا حرّ الوباء الحاطمۃ
المصطفےٰ والمرتضےٰ وابناھما والفاطمۃ

اسمائِ حُسنیٰ ہیں یہ وہ قرآں میں ہے جن کی ثنا
آدم کی توبہ کو ہوا حسنِ قبول ان سے ملا
طوفاں سے بیڑا نوح کا ان ہی کی برکت سے بچا
یونس شکم میں حوت کے پڑھتے رہے یہ برملا

لی خمسۃ اُطفی بہا حرّ الوباء الحاطمۃ
المصطفےٰ والمرتضےٰ وابناھما والفاطمۃ

یہ نام یوسف کے لئے تھے چاہ میں آبِ بقا
اور واریہ دردِ دلِ عیسیٰ کی تھی یہ ہی دوا
ان کے تصدق سے ہوئی ایوب کو حاصل شفا
پڑھتے ہیں الیاس و خضر یہ ہی وظیفہ دائما

لی خمسۃ اُطفی بہا حرّ الوباء الحاطمۃ
المصطفےٰ والمرتضےٰ وابناھما والفاطمۃ

اِن ناموں کی عظمت پہ تھے داؤدؑ سو جاں سے فدا
کرتے تھے ان کا تذکرہ دائم جناب ذکریا
نمرود نے جب آگ میں ڈالے خلیلِ کبریا
لب پر تھے ان کے اس گھڑی یہ نام پاک اور یہ دعا

لی خمسۃ اُطفی بھا حرّ الوباء الحاطمۃ
المصطفٰے والمرتضٰے وابناھما والفاطمۃ

جس شہر میں جس قریہ میں طاعون ہو یا ہو وبا
اس جا کے رہنے والوں کو لازم ہے اے اہلِ ولا
برپا عقیدے سے کریں شبیرؑ کی بزمِ عزا
اور بعد مجلس یکزباں ہو کر پڑھیں یہ سب دعا

لی خمسۃ اُطفی بھا حرّ الوباء الحاطمۃ
المصطفٰے والمرتضٰے وابناھما والفاطمۃ

جل بجھ کے کوہِ طور پہ ہو جاتے موسیٰؑ اُس گھڑی سا
ان ناموں کی تائید سے لیکن ٹلی سر سے بلا
یعقوبؑ سے بچھڑا پسر ملتا نہ تا روزِ جزا
درگاہِ خالق میں اگر کرتا نہ یوں وہ التجا

لی خمسۃ اُطفی بھا حرّ الوباء الحاطمۃ
المصطفٰے والمرتضٰے وابناھما والفاطمۃ

سمائے اعظم ہیں یہی اسمائے پاک پنجتن

ب انبیاؑ و اوصیاء دائم دمِ رنج و محن

بہترِ وسیلہ جان کر پیش خدائے ذوالمنن

کرتے تھے عرض مدعا پڑھ کر یہ باصوتِ حسن

لی خمسۃ اُطفی بہا حرّ الوبآء الحاطم

المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمہ

ب ہے ہماری التجا یا ربِّ آلِ عبا

طاعون کا ہو خاتمہ چل جائے رحمت کی ہوا

تیری حفاظت میں رہیں سرور کے سب اہلِ عزا

سن لے یہ سرمد کی دعا اس بزمِ غم کا واسطہ

لی خمسۃ اُطفی بہا حرّ الوبآء الحاط

المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمہ

خادم درگاہ عالیہ چوگی پورہ (بھارت)

کشکول

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے
ہم تیرے بدکار ہیں، تو مولا، ہم خالی دستی ہیں، تو والی ہے
لیکن بڑا کے ٹکڑے ہیں برسوں سے شکستہ حالی ہے
ہم اسفل سے بھی اسفل ہیں تو عالی سے بھی عالی ہے
کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے
کیا نذر عقیدت پیش کریں کچھ آنسو ہیں کچھ نالے ہیں
کچھ ایسی تباہی آئی ہے اب جینے کے بھی لالے ہیں
جوگی ہیں ترے درباروں کے ناچیز ہیں مٹنے والے ہیں
مولائے جہاں بادل غم کے چھائے جو کالے کالے ہیں
کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

کبر کی جوانی کا صدقہ دو بول ہمارے بھی سُن لے
بھر دے دُرِ مقصد سے کاسہ دو بول ہمارے بھی سُن لے
ب جائے کہاں یہ دلِ خستہ دو بول ہمارے بھی سُن لے
حالت ہے بہت ہی ناگفتہ دو بول ہمارے بھی سُن لے

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

درگاہ تری جگمگ چمکے چمکا دے میرا من چمکا دے
اے میرے نجف والے مولا کچھ مایا دے کچھ بھکشا دے
دریائے سخاوت کے مالک تو ابرِ سخاوت برسا دے
وہ چیز ہیں جس کی سوالی ہوں للہ وہ حسبِ منشا دے

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

آپ اپنی زباں سے یہ کہہ دیں جا میں نے تیرا دل رکھا
آنکھوں سے اشارہ یہ کر دیں جا پورا ہوا سب من چاہا
گرداب کا کوئی خوف نہیں اب پار ہوئی تیری نیّا
بابائے شہیدِ کرب و بلا خالی نہ رہے کاسہ میرا

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

بیتاب ہیں غم کے خنجر سے سائل پہ کرم کی بارش ہو
بھر جائے مرا خالی کاسہ یوں ابرِ کرم کی بارش ہو
دنیا میں رہوں شاداں خرم یوں ابرِ کرم کی بارش ہو
اب دیر نہ ہو تاخیر نہ ہو سائل پہ کرم کی بارش ہو

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

حسینؑ کے ہم دیوانے ہیں دربار میں تیرے آئے ہیں
کچھ دل کے ٹکڑے لائے ہیں اک عرض بھی اپنی لائے ہیں
منظور گزارش ہو جائے غم ہم نے بہت سے پائے ہیں
اے صدرِ ائمہ تونے تو اُجڑے ہوئے گھر بھی بسائے ہیں

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

بجھ جائیں یہ غم کے انگارے بگڑی قسمت بن جائے
اے میرے نجف والے مولا آرام کی صورت بن جائے
اُمید کا یہ پرچم چمکا دے قسمت کا ستارہ چمکا دے
ہم تیرے بھکاری تو مولا ہم خاک نشیں تو والی ہے

کچھ بھیک ہمیں بھی دے مولا کشکول ہمارا خالی ہے

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اِلٰہِی کَفٰی بِیْ عِزًّا

اے معبود میرے لئے یہ عزت و شرف کافی ہے

اَنْ اَکُوْنَ لَکَ عَبْدًا

کہ میں تیرا ایک (حقیر) بندہ ہوں

وَکَفٰی بِیْ فَخْرًا اَنْ تَکُوْنَ لِیْ رَبًّا

اور میرے لئے یہ فخر کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے

اَنْتَ کَمَا اُحِبُّ

پس تو ویسا ہی ہے جیسا کہ میں چاہتا ہوں

فَاجْعَلْنِیْ کَمَا تُحِبُّ

پس تو مجھے ویسا ہی قرار دے جیسا کہ تو چاہتا ہے۔

اِس مناجات کی بالالتزام تلاوت سے معرفت خداوند عالم پیدا ہوگی۔ اور دل منوّر ہوگا اِنشاءَ اللہ!